Al-Watan
Tours & Travels
Hajj & Umrah Group Operator.
Domestic & International Air Ticketing and Visa Services
#:Shop No.15, 16, Shujaiya Bazar, Charminar, Hyderabad.
Ph: 040-66171244 / 9247772786

ST

شجاعیہ ٹائمز

Urdu Edition/اردوایڈیشن

انگریزی ہفت روزہ

14 مئی 2025ء ☆ تعدادِ صفحات:4 ☆ قیمت:-/10روپئے

لہولہان فلسطین اور بے حس مسلم حکمراں

تقریباًدو ماہ تک جاری رہنے والی جنگ بندی کوتوڑتے ہوئے اسرائیل نے ایک بارپھرغزہ پر حملے تیزکردیئے ہیں اوررمضان المبارک جیسے مقدس مہینے میں بھی ظلم و بربریت کی انتہا کردی گئی ہے،رمضان جیسے مقدس مہینے میں غزہ پر بمباری جاری رکھ کراسرائیل نے یہ ثابت کردیا ہے کہ اسے انسانی حقوق یا مذہبی احترام کی ہرگزکوئی پرواہ نہیں ہے،اسرائیلی حملے جاری ہیں جس پردنیا خاموش تماشائی ہے جو یقیناًباعث تشویش ہے،ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ جنگ نہیں بلکہ فلسطینیوں کی نسل کشی کا منصوبہ ہے،غزہ ایک بار پھر سے لہولہان ہے،اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں وہاں اب تک 50ہزار سے زائد غریب فلسطینی شہید کردیئے گئے،جبکہ ایک لاکھ سے زیادہ لوگ زخمی ہیں،'فلسطین الیوم'نامی اخبار نے اپنی ایک تحقیقاتی رپورٹ میں اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ اسرائیل کا مقصد صرف حماس کا خاتمہ نہیں بلکہ پورے غزہ کو غیرآباد کرنا ہے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ اسرائیلی منصوبے کے تحت مسلسل بمباری کے ذریعے غزہ کے شہریوں کو مصر یا دیگر علاقوں کی جانب ہجرت کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے،اسکیلئے فلسطینی مزاحمت کاروں کے ساتھ عام شہریوں کاقتل عام بھی کیا جا رہا ہے تاکہ خوف و ہراس پھیلایا جا سکے،غزہ کے بنیادی ڈھانچے(ہاسپٹلس،اسکولس،آبی و برقی نظام)کومکمل طور پر تباہ کردیا گیا تاکہ یہاں زندگی ناممکن ہوجائے،اس بات کی تصدیق اسرائیلی ذرائع ابلاغ سے بھی ہوتی ہے،اسرائیلی اخبار'یدیعوت احرونوت'اور'ہاٹرز'کے مطابق اسرائیل نے حماس کومکمل ختم کرنے کے لئے ایک طویل مدتی منصوبہ بنارکھا ہے،جس میں غزہ کو غیررہائشی علاقہ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے لیکن اس طرح کی منصوبہ بندی کرنے والوں کو یہ بات یادرکھنی چاہیے کہ غزہ میں شہداء کی تعداد بڑھنے کے باوجود فلسطینی عوام اپنے حق کے مطالبے سے پیچھے ہٹنے کو تیارنہیں ہیں،ہرتباہ شدہ گھر سے ایک نیا مزاحمت کار پیدا ہورہا ہے۔

فلسطینی پناہ گزینوں کے لئے اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکرز ایجنسی(انروا)کے کمشنر جنرل فلپ لازارینی نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیلی حکام،غزہ پٹی میں اشیائے خردونوش کے داخلے کو جان بوجھ کرروک رہے ہیں،انھوں نے اپنے ایکس اکاؤنٹ پر کہا کہ اسرائیلی حکام کی جانب سے غزہ میں بنیادی اورضروری سامان کی ترسیل کوروکنے کے تین ہفتے مکمل ہو چکے ہیں،انہوں نے مزید کہا کہ خوراک نہ دوائی نہ پانی نہ ایندھن،ایک دم گھٹنے والا محاصرہ جو جنگ کے پہلے مرحلے میں تھا،انہوں نے مزید لکھا کہ ہردن جو امداد کے بغیر گزرتا ہے،اس کا مطلب ہے کہ زیادہ بچے بھوکے سو رہے ہیں،بیماریاں پھیل رہی ہیں اورمحرومیاں بڑھ رہی ہے،کھانے کے بغیر ہردن غزہ کوبھوک کے شدید بحران کے قریب لاتا ہے۔

لازرینی نے اس بات پرزوردیا کہ امدادروکنا غزہ کےعوام کےخلاف اجتماعی سزا ہے،کیونکہ غزہ کی آبادی کی اکثریت بچوں،خواتین اور عام مردوں پر مشتمل ہے،انروا کے کمشنر جنرل نے ناکہ بندی کو ہٹانے،انسانی امداداورتجارتی سامان کی بلاتعطل اوروسیع پیمانے پرداخلے پرزوردیا،دومارچ سے قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی کے جنوب مشرق میں کارم ابوسالم کراسنگ کو بند کرنے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے جس سے امدادسامان اور ایندھن کے داخلے کاعمل تعطل کا شکار ہے۔

ان کا یہ بیان غزہ کی سنگین صورتحال کی عکاسی کرتا ہے کہ وہاں کس طرح کے حالات درپیش ہیں،رفح میونسپلٹی نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے گورنری کے تل السلطان محلےکونسل کشی کا نشانہ بنایا جارہا ہے،ہزاروں شہری جن میں بچے،خواتین اور بوڑھے شامل ہیں چاروں طرف سے اسرائیلی فوج کے شدید محاصرےاور بمباری میں پھنسے ہوئے ہیں،جن کے بچنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہےاورنہ ہی دنیا کواپنی تکلیف کی فریاد پہنچانے کا کوئی ذریعہ ہے۔

میونسپلٹی نے پیرکوایک بیان میں کہا کہ پڑوس سے مواصلاتی رابطےمکمل طور پر منقطع ہو چکے ہیں اور صحت کی خدمات کے مکمل خاتمے کے درمیان،خاندان،پانی،خوراک یاادویات کے بغیر ملبے میں پھنسے ہوئے ہیں،انہوں نے زوردے کرکہا کہ زخمیوں کوخون بہانے کے لئے چھوڑا جا رہا ہے،بچے محاصرےاورمسلسل بمباری کی وجہ سے بھوک اور پیاس سے مررہے ہیں،انہوں نے بتایا کہ ایمبولینس اورسول ڈیفنس کے عملے کا 36 گھنٹے سے زائدعرصے سےکوئی پتہ نہیں،وہ زخمیوں کو بچانے کے لئےتل السلطان جارہے تھےتوان سے رابطہ منقطع ہوگیا۔

انہوں نے کہا کہ امدادی کارکنوں کونشانہ بنانا اوران کے کام میں رکاوٹیں ڈالنا ایک گھناؤنا جنگی جرم ہے،تمام بین الاقوامی اورانسانی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے،میونسپلٹی نے اس بات پرزوردیا کہ تل السلطان میں جو کچھ ہورہا ہے وہ دنیا کی انکھوں کے سامنے ایک نسل کشی ہے،جس میں شرمناک خاموشی اور غیرمنصفانہ بین الاقوامی بےعملی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے،میونسپلٹی نے اس جرم کا مکمل طور پر ذمہ دار قابض اسرائیلی کو ٹھہرایا،عالمی برادری اور دیگرا سٹیک ہولڈرز کوان قتل عام کے سلسلے میں خاموشی اور بےعملی کا ذمہ دارٹھہرایا،میونسپلٹی نے پھنسے ہوئے شہریوں کو بچانے کے لئے فوری اور فیصلہ کن بین الاقوامی مداخلت کا مطالبہ کیا جس میں فائرنگ کی زد میں ان کے فوری انخلاع کے لئےمحفوظ راہداریوں کو کھولنا،نیز زخمیوں اورخوراک،پانی یاپناہ کے بغیرپھنسے ہوئے افرادکوفوری طور پرانسانی امدادفراہم کرنا شامل ہے۔

انہوں نے قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ رفح اورتل السلطان پراپنی وحشیانہ حملوں کوفوری طور پر روکے اور ایمبولینس اورسول ڈیفنس کے حملے کے بارے میں معلومات فراہم کریں میونسپلٹی نے اس بات پرزوردیا کہ بین الاقوامی خاموشی کا مطلب ان قتل عام میں براہ راست ملوث ہونا ہے،اس سے پہلے کہ تل السلطان اپنے مکینوں اور بچانے والوں کے لئے اجتماعی قبر میں تبدیل ہو جائے،دنیا کواب کاروائی کرنی چاہیے،فلسطینی بچوں کا اتنے بڑے پیمانے پرقتل نسلی صفائی کی ایک منظّم پالیسی ہے،رپورٹ کے مطابق حالیہ دنوں میں اسرائیلی فضائی حملوں میں کم ازکم 200 فلسطینی بچے شہید ہوچکے ہیں،ان حملوں میں فلسطینیوں کی بڑی تعداد میں شہیدہوئی ہیں،جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں،اسرائیل کی یہ حکمت عملی فلسطینیوں کوان کے علاقے سے بے دخل کرنے اور ان کی زمین پر قبضہ کرنے کی کوششوں کا حصہ ہے،غزہ میں بچوں کا سب سے بڑاقتل عام جاری ہے جس میں مغربی ممالک شریک جرم ہیں اوراقوام متحدہ کی خاموشی انسانیت کےضمیر کے لئے ایک گہرازخم ہے۔

اسرائیل اورحماس کے درمیان جاری جنگ جہاں فلسطینی عوام کے لیےایک انسانی بحران بن چکی ہے وہیں خوداسرائیلی شہری بھی اس کے بھاری بوجھ تلے دبے رہے،نتن یاہوکی قیادت میں اسرائیلی حکومت نے طاقت کے ذریعے مسئلے کا حل نکالنے کی کوشش کی لیکن اندرونی سطح پرعوامی بےچینی اورمخالفت میں مسلسل اضافہ ہورہاہے،اسرائیلی وزیراعظم نتن یاہوکی قیادت پر جہاں دنیا کے بیشترممالک کی جانب سےتنقیدیں کی جارہی ہیں وہیں اسرائیل کےاندربھی ان کے خلاف عوامی برہمی میں اضافہ دیکھا جارہا ہے،تل ابیب،حیفہ اور یروشلم سمیت کئی بڑے شہروں میں احتجاج اس کی واضح مثال ہے جنگ کے نتیجے میں اسرائیل کی معیشت بحران کا شکار ہےاورجنگی اخراجات نے عام شہریوں پربوجھ بڑھادیا ہے۔

اسرائیلی تجزیہ کاروں اورسیاسی مفسرین کے مطابق اسرائیلی عوام کی بڑی تعداد یہ بات مانتی ہے کہ غزہ میں جاری جنگ کا کوئی واضح مقصدنہیں ہےاوراس جنگ نے اسرائیل کومزید غیرمحفوظ بنا دیا ہے،اسرائیل نے امریکہ کی شہہ پرغزہ پرمکمل قبضہ کرنے کا منصوبہ بنالیا ہے۔اسرائیل کا منصوبہ ہے کہ وہ غزہ پر بڑے پیمانے پرحملہ کرکے پورے علاقے پر قبضہ کرلے اورفوج کی مدد سے اس پرحکومت کرے۔فینانشل ٹائمزاور ہاریٹز کی رپورٹس کے مطابق اسرائیلی حکومت غزہ پرمکمل قبضہ کرنے کے بعد بڑی تعداد میں فوج تعینات کرے گی۔یہ تعیناتی 50ہزار فوجیوں کی ہوسکتی ہے۔غزہ کی مقامی آبادی کو بڑے پیمانے پرنقل مکانی کا منصوبہ بھی ہے۔اس سےفلسطینیوں اورعرب ممالک کے مسائل بڑھ سکتے ہیں۔

اسرائیل نے اکتوبر 2023 سےغزہ میں متواتراورشدید حملے کیے ہیں۔اس سےقبل بھی اسرائیل متعدد بارغزہ پر حملے کر چکا ہے۔تاہم وہ غزہ پرمکمل کنٹرول حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا،اب تک اسرائیلی افواج لڑائی کے بعد عارضی طور پر پیچھے ہٹ گئی ہیں لیکن ان کا واپسی کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔وہ غزہ پرمکمل کنٹرول چاہتی ہے۔اسرائیل نے ایک نیا منصوبہ بنایا اسرائیل کے نئے منصوبے میں غزہ پر قبضہ کرنے کے لیے 50,000 فوجی (5 جنگی ڈویژن) تعینات کرنا شامل ہے۔اس منصوبے میں غزہ میں فوجی حکمرانی نافذکرنا اوراس کی آبادی کوزبردستی المواسی علاقے میں منتقل کرنا بھی شامل ہے۔المواسی ایک چھوٹا انسانی علاقہ ہے،اس کا مطلب ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد چھوٹی جگہ پر رہنے پر مجبور ہوسکتی ہے،مشرق وسطی کے تین اہم ممالک میں بدامنی کے اشارے دے دیئے گئے۔ترکی میں احتجاج کی آڑ میں فسادات شروع ہوگئے ہیں،ڈونالڈٹرمپ کے ایلچی برائے مشرق وسطی ویٹکوف نے آج انٹرویو میں مصراورسعودی عرب میں حالات کی خرابی کا خدشہ ظاہرکردیا ہے،انھوں نے کہا کہ مصر میں معاشی بدحالی کے خلاف عوام اٹھ سکتے ہیں،جبکہ سعودی عرب میں نئ نسل کی جانب سے محمد بن سلمان کی پالیسیوں پر تحفظات ہیں،ایلچی نے کھل کر کہہ دیا ہے کہ اگرسعودی عرب اسرائیل کوتسلیم کرے تو ان متوقع مشکلات سے انھیں نجات مل سکتی ہے۔

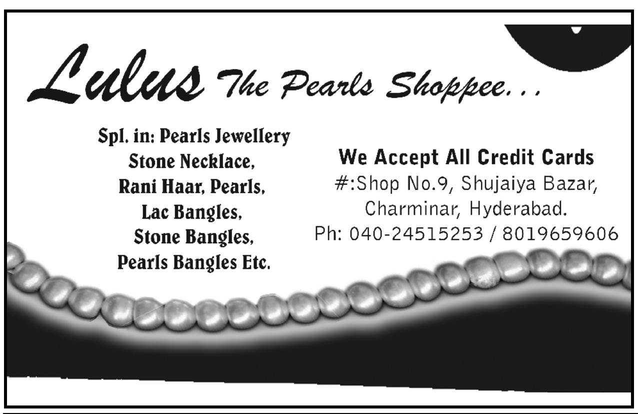

کعبہ شریف کی حرمت

"حرم"" زمین کے اس قطعہ کو کہتے ہیں جو کعبہ اور مکہ کے گردا گرد ہے۔! اللہ تعالیٰ نے کعبہ کی عظمت کے سبب اس زمین کو بھی معظم و مکرم کیا ہے۔ اس زمین کو حرم اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس خطہ زمین کی بزرگی کی وجہ سے اس کی حدود میں ایسی بہت سی چیزیں حرام قرار دی ہیں جو اور جگہ حرام نہیں ہیں۔ مثلاً حدود حرم میں شکار کرنا، درخت کاٹنا اور جانوروں کو ستانا وغیرہ درست نہیں۔! بعض علماء - کہتے ہیں کہ زمین کا یہ حصہ حرم اس طرح مقرر ہوا کہ جب حضرت آدم زمین پر اتارے گئے تو شیاطین سے ڈرتے تھے کہ مجھے ہلاک نہ کر ڈالیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت و نگہبانی کے لئے فرشتوں کو بھیجا ان فرشتوں نے مکہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا لہٰذا مکہ کے گردا گرد جہاں جہاں فرشتوں نے کھڑے ہو کر حد بندی کی وہ حرم کی حد مقرر ہوئی اور اس طرح کعبہ مکرمہ اور ان فرشتوں کے کھڑے ہونے کی جگہ کے درمیان جو زمین آگئی، وہ حرم ہوئی۔

بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم نے جب کعبہ بناتے وقت حجر اسود رکھا تو اس کی وجہ سے ہر چہار طرف کی زمین روشن ہوگئی چنانچہ اس کی روشنی اس زمین کے چاروں طرف جہاں جہاں تک پہنچی وہیں حرم کی حد مقرر ہوئی زمین حرم کے حدود یہ ہیں، مدینہ منورہ کی طرف تین میل (مقام تنعیم تک) یمن، طائف، جعرانہ اور جدہ کی طرف سات سات میل بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ جدہ کی طرف دس میل اور جعرانہ کی طرف نو میل۔ چاروں طرف جہاں جہاں حرم کی زمین ختم ہوتی ہے۔ وہاں حدود کی علامت کے طور پر برجیاں بنی ہوئی ہیں مگر جدہ اور جعرانہ کی طرف برجیاں نہیں ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ اب مکہ سے مدینہ کو ہجرت فرض نہیں ہے البتہ جہاد اور عمل میں نیت کا اخلاص ضروری ہے لہٰذا جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے یعنی تمہارا امیر تمہیں جو جہاد کا حکم دے تو جہاد کے لئے نکل کھڑے ہو۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ ہی کے دن یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شہر یعنی تمام زمین حرم کو حرام کیا ہے بایں طور کہ تمام لوگوں پر اس مقدس خطہ زمین کی ہتک و بے حرمتی حرام ہے اور اس کی تعظیم واجب ہے اسی دن سے جب کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا یعنی اس خطہ زمین کی حرمت شروع ہی سے ہے۔

لہٰذا یہ خطہ زمین اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی حرمت کے سبب قیامت تک کے لئے حرام کیا گیا بلاشہ اس خطہ زمین میں نہ تو مجھ سے پہلے کسی کے لئے قتل وقتال حلال کیا گیا تھا اور نہ میرے لئے حلال ہوا ہے علاوہ فتح مکہ کے دن کی ایک ساعت کے پس اس دن کے بعد یہ خطہ زمین اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی حرمت کے سبب قیامت کے دن پہلا صور پھونکے جانے تک ہر شخص کے لئے حرام کر دیا گیا ہے لہٰذا نہ تو اس زمین کا کوئی خاردار درخت ہی کاٹا جائے اگرچہ وہ ایذاء دے نہ اس کا شکار بھکایا جائے یعنی کوئی شکار کی غرض سے یا محض بھڑ کانے ستانے کے لئے یہاں کے کسی جانور کے ساتھ تعرض نہ کرے اور نہ یہاں کا لقطہ اٹھایا جائے ہاں وہ شخص اس کو اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے اور نہ اس کی زمین کی گھاس کاٹی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مگر اذخر (ایک قسم کی گھاس) تو ایسی چیز ہے جو لوہاروں اور سناروں کے لئے لوہا اور سونا گلانے کے کام آتی ہے اور گھروں کی چھتیں بنانے میں اس کی ضرورت پڑتی ہے اس کو کاٹنے کی اجازت دے دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں! اذخر کاٹی جا سکتی ہے۔ (بخاری ومسلم) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نہ یہاں کا درخت کاٹا جائے اور نہ یہاں کی گری پڑی کوئی چیز اٹھائی جائے البتہ اس کے مالک کو تلاش کرنے والا اٹھا سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو اس وقت ہجرت ہر اس شخص پر فرض تھی جو اس کی استطاعت رکھتا تھا۔ پھر جب مکہ فتح ہوگیا تو اس ہجرت کا سلسلہ منقطع ہوگیا جو فرض تھی کیونکہ اس کے بعد مکہ دار الحرب نہیں رہا تھا لہٰذا ارشاد گرامی اب ہجرت نہیں الخ، کا مطلب یہی ہے کہ اگر اب کوئی ہجرت کرے تو اسے وہ درجہ حاصل نہیں ہوگا جو مہاجرین کو حاصل ہو چکا ہے البتہ جہاد اور اعمال میں حسن نیت کا اجر اب بھی باقی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے گا، اسی طرح وہ ہجرت بھی باقی ہے جو اپنے دین اور اسلام کے احکام و شعائر کی حفاظت کے لئے ہوتی ہے اور اس کا اجر بھی ملتا ہے۔

"نہ کوئی خاردار درخت کاٹا جائے" اس سے معلوم ہوا کہ بغیر خاردار درخت کو کاٹنا تو بدرجہ اولیٰ جائز نہیں ہوگا ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص زمین حرم کی ایسی گھاس یا ایسا درخت کاٹے جو کسی کی ملکیت میں نہ ہو اور خودرو ہو تو اس پر اس گھاس یا درخت کی قیمت بطور جزاء واجب ہوگی، البتہ خشک گھاس کاٹنے کی صورت میں قیمت واجب نہیں ہوتی لیکن اس کا کاٹنا بھی درست نہیں ہے۔!

زمین حرم کی گھاس کو چرانا بھی جائز نہیں ہے، البتہ اذخر کو کاٹنا بھی جائز ہے اور چرانا بھی، اسی طرح کمائی یعنی کھنبی (ایک قسم کا خودرو ساگ) بھی مستثنیٰ ہے کیونکہ یہ نباتات میں سے نہیں ہے! حضرت امام شافعی کے مسلک میں زمین حرم کی گھاس میں جانوروں کو چرانا بھی جائز ہے۔

"لقطہ" اس چیز کو کہتے ہیں جو کہیں گری پڑی پائی جائے اور اس کا مالک معلوم نہ ہو۔ زمین حرم کے علاوہ عام طور پر لقطہ کا حکم تو یہ ہے کہ اس کو اٹھانے والا عام لوگوں میں یہ اعلان کراتا رہے کہ میں نے کسی کی کوئی چیز پائی ہے جس شخص کی ہو وہ حاصل کرلے۔ اگر اس اعلان کے بعد بھی اس چیز کا مالک نہ ملے تو وہ شخص اگر خود نادار و مستحق ہو تو اسے اپنے استعمال میں لے آئے اور اگر نادار نہ ہو تو پھر کسی نادار کو بطور صدقہ دے دے پھر اگر بعد میں اس کا مالک مل جائے تو اس کو اس کی قیمت ادا کرے لیکن زمین حرم کے لقطہ میں، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا، یہ بات نہیں ہے بلکہ صرف اعلان ہے جب تک کہ اس کا مالک نہ مل جائے یعنی جب تک اس کے مالک کا پتہ نہ لگے اس وقت تک اس کا اعلان کیا جاتا رہے اور مالک کا انتظار کیا جائے، اس کو آخر تک نہ تو اپنے استعمال میں لا سکتا ہے نہ کسی کو بطور صدقہ دیا جا سکتا ہے اور نہ اپنی ملکیت بنایا جا سکتا ہے، چنانچہ حضرت امام شافعی کا یہی مسلک ہے۔

لیکن اکثر علماء کے نزدیک حرم اور غیر حرم کے لقطہ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے حنفیہ کا مسلک بھی یہی ہے، ان کی دلیل وہ احادیث ہیں جن میں مطلق طور پر لقطہ کا حکم بیان کیا گیا ہے جو انشاء اللہ لقطہ کے باب میں آئیں گی۔ حدیث کے الفاظ الا من عرفہا کا مطلب ان علماء کے نزدیک یہ ہے کہ زمین حرم کے لقطہ کو اٹھانے والا پورے ایک برس تک مکہ میں اس کا اعلان کرتا کراتا رہے جیسا کہ اور جگہ کرتے ہیں۔

اعلان کو صرف ایام حج کے ساتھ مخصوص نہ کرے، گویا حدیث کے اس جملہ کا حاصل یہ ہوا کہ زمین حرم کے لقطہ کے بارے میں کسی کو یہ غلط فہمی و گمان نہ ہونا چاہئے کہ وہاں اس کا اعلان صرف ایام حج ہی کے دوران کرنا کرانا کافی ہے۔

حلقۂ ذکر الٰہی، تعلیمات اسلامی و دینی تربیتی مجالس

بروزجمعرات

☆ بعد عصر تا مغرب: حلقۂ ذکر جہری و وعظ (بمقام درگاہ حضرت سیدنا میر شجاع الدین صاحب قبلہ رحمت اللہ علیہ، عیدی بازار حیدرآباد)۔

بروز جمعہ

☆ 2-00 تا 3-00 بجے: خطاب علامہ مولانا سید شاہ عبیداللہ قادری آصف پاشاہ صاحب قبلہ (بمقام جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد) نماز جمعہ بوقت 3-15 بجے

☆ بعد نماز جمعہ: مجلس درود و ذکر، نذرانۂ سلام بحضور خیر الانام ﷺ۔

بروز ہفتہ

☆ دینی تربیتی کیمپ

بعد مغرب تا اتوار کی عشاء

ذکر و اذکار، وظائف و درود، فقہی و بنیادی مسائل، تذکرۃ الاولیاء، مراقبہ، پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجد و اشراق کی عملی تربیت

(بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

بروز اتوار

☆ دوپہر 2 تا 3 بجے: حلقۂ ذکر، درس حدیث، خطبات غوث الاعظمؓ فقہی مسائل، تذکرۃ الاولیاء۔

بروز پیر

☆ بعد نماز مغرب تا عشاء حلقۂ ذکر و درس بمقام بارگاہ حضرت حافظ سید عبداللہ شاہ شہیدؒ عیدی بازار، حیدرآباد۔

بروز منگل

☆ مغرب تا عشاء: درس تصوف، سوال و جواب (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

☆ بعد گیارہ روزہ محافل

روزانہ: بعد نماز مغرب ذکر جہری (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ، عقب جامع مسجد شجاعیہ چارمینار، حیدرآباد۔

زیرنگرانی وزیرسرپرستی

حضرت العلامہ مولانا

سید شاہ عبیداللہ قادری
آصف پاشاہ صاحب قبلہ

سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہؒ، متولی و خطیب جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد۔

زیرانتظام:

انجمن خادمین شجاعیہؒ آندھرا پردیش

040-66171244

تصانیف شعبہ نشر و اشاعت انجمن خادمین شجاعیہ

☆ کشف الخلاصہ ☆ مناجات ختم قرآن مجید ☆ دینی تعلیمی نصاب

☆ خطبات شجاعیہؒ ☆ سیرت شجاعیہؒ ☆ مناقب شجاعیہؒ

☆ دل کی بیماریاں اور ان کا علاج ☆ رسالہ فضائل رمضان ☆ اوراد و وظائف

Books of
Shujaiya Anjuman-e-Khadimeen

☆Kashful Qulasa ☆Munajat-e-Khatm-e-Quran ☆Deeni Taleemi Nisab ☆Qutbat-e-Shujaiya ☆Seerat-e-Shujaiya ☆Manaqab-e-Shujaiya ☆Dil Ki Bimariyan aur inka Ilaaj

Books Available at : کتابیں حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

#:Khanqahe Shujaiya, Backside Jama Masjid Shujaiya Charminar Hyderabad. **PH:040-66171244**

سورۃ الاعراف

.1 اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے بیزاری (ودست برداری) کا اعلان ہے ان مشرک لوگوں کی طرف جن سے تم نے (صلح وامن کا) معاہدہ کیا تھا (لیکن اُنہوں نے معاہدہ توڑتے ہوئے حالتِ جنگ کو پھر بحال کر دیا)۔ .o2 پس (اے مشرکو!) تم زمین میں چار ماہ (تک) گھوم پھر لو (اس مہلت کے اختتام پر تمہیں جنگ کا سامنا کرنا ہوگا) اور جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور بیشک اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ .o3 (یہ آیات) اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب سے تمام لوگوں کی طرف حجِ اکبر کے دن اعلانِ (عام) ہے کہ اللہ مشرکوں سے بے زار ہے اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی (ان سے بری الذمّہ ہے)، پس (اے مشرکو!) اگر تم توبہ کر لو تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ تم ہرگز اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے، اور (اے حبیب!) آپ کافروں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیں o

.6 اور اگر مشرکوں میں سے کوئی بھی آپ سے پناہ کا خواستگار ہو تو اسے پناہ دے دیں تاآنکہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر آپ اسے اس کی جائے امن تک پہنچا دیں، یہ اس لئے کہ وہ لوگ (حق کا) علم نہیں رکھتے o

.7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہو سکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے۔ .o7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہو سکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے .o9 انہوں نے آیاتِ الٰہی کے بدلے (دنیوی مفاد کی) تھوڑی سی قیمت حاصل کر لی پھر اس (کے دین) کی راہ سے (لوگوں کو) روکنے لگے، بیشک بہت ہی برا کام ہے جو وہ کرتے رہتے ہیں o

حدیث شریف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بظاہر تو پراگندہ بال اور غبار آلود (یعنی نہایت خستہ حال اور پریشان صورت) نظر آتے ہیں جن کو (ہاتھ یا زبان کے ذریعہ) دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے لیکن وہ (خدا کے نزدیک اتنا اونچا درجہ رکھتے ہیں کہ) اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھا لیں تو اللہ ان کی قسم کو یقیناً پورا کرے۔" (مسلم)

" جن کو دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے " اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ لوگ واقعتاً دنیا داروں کے دروازوں پر جاتے ہیں ان کو وہاں سے دھکیلا جاتا ہے کیونکہ جو لوگ اللہ کے لئے دنیا کی ظاہری زینت وعزت کی چیزوں سے دور رہتے ہیں، ان کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کوئی ایسا کام کریں گے جس سے ذلت اٹھانا پڑے، بلکہ اس جملہ سے مراد یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی روحانی عظمتوں کا راز ان کی شکستہ حالی میں پوشیدہ ہوتا ہے اور ان کا ظاہر، ان کے باطن کا اس حد تک سرپوش ہوتا ہے کہ اگر بالفرض وہ کسی کے گھر جانا چاہیں تو لوگوں کی نظر میں ان کی کوئی قدر و منزلت نہ ہونے کی وجہ سے ان کو دروازہ ہی پر روک دیا جائے مکان میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ جب وہ دروازوں سے دھکیلے جا سکتے ہیں تو ان کو مجلسوں اور محفلوں میں آنے سے بطریق اولی روکا جا سکتا ہے اور اس میں حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ ان کی حقیقت لوگوں پر ظاہر ہو اور وہ ایسی حالت میں رہیں جس سے لوگ ان کی طرف مائل و ملتفت ہوں، تاکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے کوئی انس و رغبت نہ ہو۔ پس حقیقت میں اللہ تعالیٰ ان پاک نفس بندوں کو دنیا داروں اور ظالموں کے دروازوں پر کھڑے رہنے اور ان کے حرام مال کے کھانے پینے سے محفوظ رکھتا ہے، جیسا کہ کوئی شخص اپنے مریض کو آب و ہوا اور نقصان دہ غذاؤں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اپنے مولیٰ کے در کے علاوہ اور کسی دروازے پر حاضری نہیں دیتے اور اپنے کمال استغناء اور بے نیازی کی وجہ سے اپنے پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔

"اور اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں الخ" کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اللہ پر اعتماد کر کے اور اس کی قسم کھا کر یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کام کرے گا یا فلاں کام نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کرتا ہے بایں طور کہ ان کے کہنے کے مطابق اس کام کو کرتا ہے یا نہیں کرتا۔

خانہ کعبہ کی ابتداء

قرآن کریم میں اللہ عزوجل کا ارشاد گرامی ہے: ترجمہ: بیشک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ مکہ میں ہے جو لوگوں کے لئے نہایت متبرک جگہ اور سارے جہاں والوں کے ہدایت کا مقام ہے۔ اور اللہ عزوجل کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے: (بنایا ہے اللہ نے کعبہ کو (جو) حرمت والا گھر ہے قائم رہنے کا باعث لوگوں کیلئے اور حرمت والے مہینوں کو اور قربانی کو اور پٹے والے جانوروں کو یہ (اس لیے) تاکہ تم جان لو کہ بیشک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔) اس کے علاوہ بے شمار آیتیں ہیں، جو خانہ کعبہ کی عظمت کو بیان کرتی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ، جس اللہ عزوجل نے بیت معمور سے پہلے زمین پر بسایا ہے۔ خانہ کعبہ کو کو ''بکہ'' اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ جو مسجد حرام اور بیت اللہ خانہ کعبہ میں واقع ہے، ''بکہ'' مسجد حرام کو کہتے ہیں، یہ ''بکّہ'' سے مشتق ہے، جس کے معنی ازدحام کے ہیں، چونکہ یہاں لوگوں کی ہر دم بھیڑ اور ازدحام ہوا کرتا ہے، اس لئے اس کو ''بکہ'' کہتے ہیں، قتادہ کہتے ہیں، بیت اللہ کو ''بکہ'' سے اس لئے تعبیر کیا گیا کہ یہاں مرد وعورت سب یکساں بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، یکجا نماز پڑھتے ہیں، یہ صرف خانہ کعبہ میں درست ہے۔

بعض مفسرین کا تو کہنا ہے کہ خانہ کعبہ کی تعمیر آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے ہوئی، اس گھر کو حضرت آدم علیہ السلام کے کے بھیجے جانے سے قبل فرشتوں نے تعمیر کیا تھا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمات ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول سب سے پہلے کونسی مسجد بنی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد حرام، پھر کونسی تو فرمایا: مسجد اقصی، میں نے کہا: دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خانہ کعبہ کے بنانے کا ذکر ملتا ہے تو وہاں قرآن کہتا ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کو اس کے پرانی اساس اور بنیاد پر تعمیر کیا ہے، اور یہ معلوم اور معقول ہے کہ جتنے انبیاء - علیہ السلام تھے ان پر نمازیں فرض تھیں، اور وہ خانہ کعبہ کی جہت پر ہی نمازیں پڑھتے تھے۔

ابن وہب کہتے ہیں: بیت اللہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں سرخ یاقوت کی شکل میں جنت کے یاقوت کا سا نور اس سے جھلکتا تھا، اس کا سونے کا ایک مشرقی دروازہ اور ایک مغربی دروازہ تھا، اس میں تین سونے کی قندیلیں تھیں جس سے نور دہکتا تھا، جس کے دروزے پر سفید یاقوت ستارے جڑے ہوئے تھے، رکن یمانی اس زمانے میں سفید یاقوت کی شکل میں تھا، خانہ کعبہ کی یہی صورتحال نوح علیہ السلام کی زمانے تک رہی۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ بیت المعمور کے مثل، اسی کے سائز اور مقدار میں گھر روئے زمین پر بنائیں، اللہ عزجل نے فرشتوں کو اس کا حکم کیا، تو انہوں نے بیت اللہ کی تعمیر کی، اللہ عزوجل نے روئے زمین پر بسنے والی مخلوق کو خانہ کعبہ کے طواف کا ایسے ہی حکم کیا جیسا اہل آسان بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں، اسن کو ابن جوزی نے علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے: جب حضرت آدم علیہ السلام کو روئے زمین پر بھیجا گیا، تو فرمایا: اے آدم میرے لئے میرے آسمان میں گھر کے مقابل گھر بناؤ، جہاں تم اور تمہاری اولاد میری عبادت کر سکو، جس طرح میرے ملائکہ میرے عرش کے اردگرد میری عبادت کرتے ہیں، فرشتے زمین پر آئے انہوں نے ساتویں زمین تک کھدائی کی۔

اس میں روئے زمین کے اوپر تک فرشتوں نے ایک چٹان رکھی، حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ایک سوراخ دار سرخ یاقوت بھیجا گیا، جس کے چار سفید ستون تھے، اس کو اس بنیاد پر رکھا گیا، یہ یاقوت اسی طرح رہا یہاں تک اللہ عزوجل اس کو اٹھا لیا، اس کی بنیادیں یوں ہی برقرار رہیں، پھر اس کے بعد اولاد آدم نے فرشتوں کی بنیاد پر مٹی اور پتھر کا گھر بنیا، یہ گھر ان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے تک معمور رہا، طوفان نوح میں یہ ڈھنک گیا، تو اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کی بنیاد تلاش کرنے کا حکم کیا، جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پر زمین پر مارے، زمین کے نیچے سے خانہ کعبہ کی اساس اور بنیاد ظاہر ہوگئی، پھر ملائکہ اس بنیاد پر ایک چٹان رکھی، جس چٹان کو بمشکل تیس لوگ اٹھا پاتے، اس کے اوپر بیت اللہ کی تعمیر کی گئی ''وبنی علیہ البیت'' (الاثر) عطاء ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے اس خانہ کعہ کے احوال بتلائیں تو انہوں نے فرمایا: یہ گھر اس کو اللہ عزوجل نے سرخ جوف دار یاقوت کی شکل میں حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ نازل کیا، فرمایا: اے آدم، یہ میرا گھر ہے، اس کے اردگرد طواف کرنا اور نماز ادا کرنا، جس طرح تم نے میرے فرشتوں کو میرے عرض کا طواف کرتے ہوئے وہاں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ آئے، پتھروں سے انہوں نے کعبہ اللہ کی بنیاد رکھی، پھر ان بنیادوں پر خانہ کعبہ تعمیر کیا گیا، جب اللہ عزوجل نے قوم نوح کو غرق کیا تو اس گھر کو اٹھا لیا، اس کی بنیادی رہ گئیں (جامع شعب الایمان)

سہیلی کہتے ہیں: تفسیر میں مروی ہے: جب اللہ عزوجل نے آسمانوں اور زمین سے کہا'' یہ جواب صرف سرزمین حرم نے دیا، اس لئے اللہ عزوجل اس سرزمین کو محترم بنایا ''فلذ لک حرمھا۔ اسی طرح مروی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا'' وارنا مناسکنا'' (سورۃ البقرۃ) تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور ان کو مناسک بتلائے، ان کو حدود حرم کی واقفیت عطا کی۔

ابراہیم علیہ السلام پتھروں کو اکٹھا کرتے اور علامات اور نشانیاں بناتے اور اس پر مٹی ڈالتے، حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کو حدود حرم کی واقفیت عطا فرماتے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم کے حدود اولا متعین کئے، جب نبی کریم ﷺ نے مکہ کو فتح کیا تمیم بن اسید تو حکم دیا کہ وہ حدود حرم کی تعیین کریں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انہوں نے چار قریش کے بڑی شخصیات (جن میں مخرم بن نوفل، سعید بن یربوع، حویطب بن عبدالعزی، ازہر بن عوف تھے) کو حرم کے نشانات کی تعیین کے لے بھیجا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حدود حرم کی تعیین کی۔

شجاعیہ ٹائمز
انگریزی ہفت روزہ

معلوماتی

14 مئی 2025 ء

حضرت ابراھیم علیہ السلام کا مثالی خاندان

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عمر شریف کے اس حصہ میں شہزادہ عطا کیا گیا، پھر حکم ہوتا ہے کہ اپنے شہزادہ اور اہلیہ کو ایک ایسے مقام پر چھوڑ آؤ جہاں نہ کوئی گھاس ہو نہ پانی، حکم الٰہی کی تعمیل میں آپ نے اپنے شیر خوار شہزادہ کو بے آب و گیاہ مقام پر چھوڑ دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور اپنے شہزادہ کو مکہ مکرمہ لے آئے، اور انہیں بیت اللہ شریف کے قریب ایک درخت کے نیچے بٹھا دیا، اس وقت مکہ مکرمہ میں نہ کوئی انسان تھا اور نہ ہی وہاں پانی موجود تھا۔ آپ نے انہیں ایک چمڑے کا تھیلا دیا جس میں کھجور تھے اور پانی سے بھرا ہوا ایک چھوٹا مشکیزہ دیا۔ جب آپ واپس جانے لگے تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام عرض کرنے لگیں: آپ ہمیں اس جنگل میں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؛ جہاں نہ کوئی انسان ہے اور نہ کوئی اور چیز؟

وہ بار بار یہی کہتی رہیں لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انھیں مڑ کر بھی نہیں دیکھا، تب حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے عرض کیا: کیا اللہ تعالی نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے کہا: ''پھر تو اللہ ہمیں ضائع نہیں فرمائے گا، یہ کہہ کر وہ اطمِنان کے ساتھ واپس لوٹ آئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی وہاں سے تشریف لے گئے۔

جب آپ ثنیہ گھاٹی پر پہنچے جہاں سے وہ آپ کو نہیں دیکھ سکتے تھے' وہاں رک گئے اور کعبۃ اللہ شریف کی جانب رُخ کیا اور اپنے دستہائے اقدس اٹھا کر ان کلمات کے ساتھ دعا کی: اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد کو تیرے محترم گھر کے پاس اس بے آب و گیاہ مقام پر ٹھہرایا، اے ہمارے پروردگار! تا کہ یہ نمازیں پڑھیں، اور تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں، اور ان کو میوؤں سے روزی عطا فرما، تا کہ وہ تیرا شکر بجالائیں۔ (سورۃ ابراہیم)

صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: خواتین میں سب سے پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے کمر پٹا باندھا۔۔۔۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ کو اور آپ کے شہزادہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو (مکہ مکرمہ) لے آئے، اور ہاجرہ علیہا السلام (اسوقت) حضرت اسماعیل علیہا السلام کو دودھ پلاتی تھیں اور انھیں بیت اللہ کے قریب مسجد کی بلند جانب ایک درخت کے نیچے بٹھا دیا جو اس مقام پر ہے جہاں آب زمزم ہے، اس وقت مکہ مکرمہ میں کوئی آباد نہ تھا، اور نہ ہی وہاں پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان حضرات کو وہاں بٹھایا اور چمڑے کا ایک تھیلا کھجوروں سے (بھرا ہوا) اور پانی سے بھرا ہوا ایک چھوٹا مشکیزہ دیا۔ پھر جب آپ واپس جانے لگے تو حضرت ام اسمٰعیل علیہا السلام ان کے پیچھے ہوئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عرض کرنے لگیں!

ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو کہ جہاں نہ کوئی مونس و غمگسار ہے اور نہ کوئی اور چیز؟ حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے بار بار یہی الفاظ دہرائے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انھیں نہیں دیکھا تو ہاجرہ علیہا السلام نے کہا کہ کیا اللہ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ہاں انھوں نے جواب دیا کہ پھر تو اللہ تعالی ہمیں ضائع ہونے نہیں دیگا، یہ کہہ کر وہ واپس لوٹ آئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام واپس جانے لگے یہاں تک کہ جب اس پہاڑی پر پہنچے جہاں سے آپ انہیں دکھائی نہ دے سکتے تھے تو آپ نے کعبۃ اللہ شریف کی طرف رخ کیا پھر ان کلمات کے ساتھ دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کی: اے ہمارے پروردگار!

میں نے اپنی اولاد کو تیرے محترم گھر کے پاس اس بے آب و گیاہ مقام پر ٹھہرایا، اے ہمارے پروردگار! تا کہ یہ نمازیں پڑ ہیں، اور تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں، اور ان کو میوں سے روزی عطا فرما، تا کہ وہ تیرا شکر بجالائیں۔ (سورہ ابراہیم) اور سیدہ ہاجرہ علیہا السلام حضرت اسماعیل علیہا السلام کو دودھ پلاتی اور خود مشکیزہ میں سے پانی پیتی پلاتی رہیں، یہاں تک کہ جب مشکیزہ میں پانی ختم ہو گیا، جس کے باعث آپ کو اور آپ کے لخت جگر کو پیاس محسوس ہوئی، جب آپ نے دیکھا کہ شہزادہ پیاس کی وجہ بے تاب ہو رہے ہیں یا فرمایا کہ ایڑیاں رگڑ رہے ہیں، تو وہ اس منظر کو دیکھ کر پانی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئیں۔

آپ کے سامنے صفا پہاڑ قریب ہی تھا آپ اس پر چڑھ گئیں پھر وادی میں دیکھا کہ شاید کوئی نظر آئے لیکن کوئی بھی نظر نہ آیا پھر آپ وہاں سے اتریں اور اپنا دامن سمیٹ کر نشیب میں اس طرح دوڑیں جیسے کوئی مصیبت زدہ دوڑتا ہے یہاں تک کہ وادی کو پار کر کے مروہ پہاڑی پر پہنچیں اور اس پر چڑھ کر دیکھا کہ شاید کوئی آدمی نظر آئے لیکن کوئی نظر نہ آیا، پھر اسی طرح (صفا و مروہ کے درمیان) سات دفعہ چکر لگائے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسی لئے لوگوں کے لئے ان دونوں (صفا و مروہ) کے درمیان سعی مقرر کی گئی ہے پھر جب حضرت ہاجرہ علیہا السلام (آخری چکر میں) مروہ پر چڑھیں تو انھوں نے ایک آواز سنی تو آپ کے دل میں خیال آیا کہ اس کو سننا چاہیئے، پھر وہی آواز سنی تو کہنے لگیں کہ (اے اللہ کے بندے! تو جو کوئی بھی ہے) میں نے تیری آواز سن لی، کیا تو ہماری کوئی مدد کر سکتا ہے؟ اسی دوران انہوں نے دیکھا کہ آب زمزم (چشمہ والی جگہ) کے قریب ایک فرشتہ (حضرت جبریل) ہے جو زمین پر اپنی ایڑی مارا (یا یہ فرمایا کہ) اپنا پر مارا یہاں تک کہ اس جگہ سے پانی نکلنے لگا۔

حضرت ہاجرہ علیہا السلام اپنے ہاتھ سے (مٹی سے) اس کے گرد حوض سا بنانے لگیں اور پانی چلو سے بھر بھر کر اپنی مشکیزہ میں ڈالنے لگیں، جوں جوں وہ پانی لیتیں وہ چشمہ اور جوش مارتا جاتا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم فرمائے! اگر وہ زمزم کو اس کے حال پر چھوڑ دیتیں (حوض نہ بناتیں) یا (آپ نے یہ ارشاد فرمایا) اگر وہ چلو بھر کر (مشکیزہ بھرنے کے لیے) پانی نہ لیتیں تو زمزم ایک جاری رہنے والا چشمہ ہوتا۔

(پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے) ارشاد فرمایا: حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے خود بھی پانی پیا اور اپنے شہزادہ کو دودھ پلایا۔ فرشتے نے ان سے کہا کہ تم اپنی جان کا خوف نہ کرو، بیشک یہاں اللہ کا گھر ہے، جسے یہ نونہال اور ان کے والد محترم تعمیر کریں گے اور اللہ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کیا کرتا۔ اور اس وقت بیت اللہ (کا مقام) ٹیلے کی طرح زمین سے اونچا تھا اور جب برسات کا پانی آتا تو وہ دائیں بائیں سے نکل جاتا۔ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے ایک مدت اسی طرح گزاری یہاں تک کہ جرہم قبیلے کے کچھ لوگ یا بنی جرہم کے کچھ افراد ان کے پاس سے گزرے جو کداء کے راستے سے آ رہے تھے۔

وہ مکہ کے نشیب میں اترے، انھوں نے پرندوں کو وہاں گھومتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ پرندے ضرور پانی کے گرد گھوم رہے ہیں، مگر ہم اس وادی سے اچھی طرح واقف ہیں اور یہاں پانی کہیں بھی نہیں ہے۔ پھر انھوں نے ایک یا دو آدمیوں کو پانی کا حال معلوم کرنے کیلئے بھیجا، انھوں نے دیکھا کہ پانی موجود ہے، وہ لوٹ کر گئے اور انھیں پانی کی خبر دی، پھر وہ تمام افراد وہاں آئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کے پاس ہی ام اسماعیل علیہا السلام بیٹھی تھیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ کیا آپ ہمیں یہاں اپنے پاس آباد ہونے کی اجازت دیتی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں اجازت ہے، لیکن پانی میں تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا۔

انھوں نے اسے قبول کر لیا۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جرہم کے) لوگوں نے (وہاں رہنے کی) اس وقت اجازت مانگی جب خود اسماعیل کی والدہ یہ چاہتی تھی کہ یہاں بستی ہو۔ پس وہ لوگ وہیں آباد ہو گئے اور پیغام بھیج کر اپنے اہل و عیال کو بھی اسی جگہ بلا لیا وہ بھی وہیں ان کے پاس آ گئے۔ (صحیح البخاری)

اس واقعہ کے ذریعہ خواتین امت کو صبر و تحمل، اعتماد و توکل کی تعلیم دی گئی، شیر خوارگی کی عمر میں بچوں کو خصوصی نگہداشت میں رکھا جاتا ہے، ان کا بطور خاص خیال رکھا جاتا ہے کیونکہ اس عمر میں بچوں کے اعضاءِ جسم نازک ہوتے ہیں مزاج میں نزاکت و لطافت ہوتی ہے۔ شیر خوار بچہ کو تنہا ماں کے ساتھ ریگزار ویران میں چھوڑنا، غیر معمولی واقعہ ہے۔

اس واقعہ میں مرد حضرات کی بھی تربیت ہے اور خواتین و مستورات کی بھی، حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے جواب میں دختران ملت کے لئے عظیم درس و پیغام ہے کہ جب آپ نے اتنا سنا کہ یہاں اللہ تعالی کے حکم کے مطابق لایا گیا ہے تو بغیر کسی تامل اور فکر کے مکمل اطمینان کے ساتھ وہیں رک گئیں، چین و قرار پایا، ظاہری طور پر وہاں نہ کوئی مونس و غمخوار ہے اور نہ کوئی ہم دم و غمگسار' نہ گھاس ہے نہ پانی' نہ کوئی مراقب و نگہبان ہے' نہ کوئی محافظ و پاسبان۔ خدائے تعالی کی ذات پر اس طرح کامل یقین اور اس کی نصرت پر مکمل بھروسہ تھا کہ فرمایا: جب یہ سب اللہ تعالی کے حکم سے ہے تو ہمیں وہ ضائع نہیں کرے گا، آپ اطمینان سے واپس جائیں!۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا، حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا توکل اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی برکت سے اللہ تعالی نے وہاں زم زم کا کنواں جاری فرما دیا۔

Edited, Printed, Published & Owned by : Syed Shah Obaidullah Qadri, Managing Editor: S.M.Ibrahim Qadri, Sub-Editor: Syed Baquar
Print at: Aijaz Printing Press S.No. 22-8-81, Chatta Bazar, Hyderabad. Published from:Office Shujiya Times D.No.22-5-918/15/A, Charminar Hyderabad-2. PH:66171244,Tel/Fax:24515253, Email:shujaiyatimes@yahoo.com, Facebook:Shujaiyatimes.HYD Website: www.shujaiya.com